چھوٹے اور بڑے سب مل کر کام کرو

از

سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد

خلیفۃ المسیح الثانی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِيْمِ

چھوٹے اور بڑے سب مل کر کام کرو

مؤرخہ ۱۵۔ نومبر ۱۹۳۱ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی قیام گاہ پر ممبراتِ لجنہ اماء اللہ مزنگ (لاہور) نے حضور کی خدمت میں ایک ایڈریس پیش کیا جس کے جواب میں حضور نے فرمایا:۔

میں جماعت مزنگ سے خوش ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سے اسے نیک کام کرنے کی توفیق ملتی رہے۔

کشمیر کے چندہ کی وصولی کے متعلق فرمایا:۔

"اس کام کو جاری رکھنا چاہئے اس طرح کام میں لگے رہنے سے ایک تو انسان لغو باتوں سے بچتا ہے اور دوسرے نیک کاموں کی توفیق ملتی رہتی ہے۔ اس کے لئے یہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ ایک دو دن کا کام نہیں۔ بہت ممکن ہے کہ ایک یا ڈیڑھ سال یا اس سے بھی زیادہ عرصہ اس کام کے لئے درکار ہو۔ پھر یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ایک ہی دفعہ چندہ کی وصولی کے لئے کوشش کر کے بیٹھ نہیں رہنا چاہئے بلکہ بار بار وصولی کی کوشش کرتے رہنا چاہئے۔"

مؤرخہ ۲۔ دسمبر ۱۹۳۱ء کو جماعت احمدیہ مزنگ (لاہور) نے بعد نماز مغرب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا۔ جسے میاں محمد یوسف صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مزنگ نے پڑھا۔ حضور نے اس کے جواب میں فرمایا:۔

"مزنگ کی جماعت کے متعلق ایک عرصہ سے جو رپورٹیں مجھے ملتی رہی ہیں' ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ جماعت کام کرنے کی کوشش کرتی رہی ہے اس لئے آپ کی جماعت اس بات میں تعریف کی مستحق ہے۔ جماعتوں کی ضرورت ہمیشہ اسی لئے ہوتی ہے کہ وہ تعاون کے ساتھ اور مل کر کام کریں گی۔ کیونکہ جماعتوں کی ترقی ہمیشہ مشترکہ طاقتوں میں ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ کے انبیاء اس لئے آتے ہیں کہ ان کے ذریعہ کمزور اور طاقتور دونوں مل کر کام کریں۔

جماعتوں میں گنہگار لوگ بھی ضرور ہوتے ہیں ان کے ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ جماعتیں کام کرنا چھوڑ دیں بلکہ ضروری ہوتا ہے کہ تمام افراد مجموعی زور سے کام کریں اور یہی غرض جماعتوں کے بنانے سے ہوتی ہے۔ پس میں امید کرتا ہوں کہ کمزور باوجود کمزوریوں کے اور طاقتور اپنی طاقت کے ساتھ مل کر کام کرتے چلے جائیں گے حتّٰی کہ اللہ تعالیٰ وہ دن لے آئے جس کے لئے انبیاء کو اللہ تعالیٰ بھیجتا رہا ہے۔

جماعت کی ترقی دو ہی طریق سے ہو سکتی ہے۔ اول آپس میں محبت اور پیار سے دوسرے تبلیغ سے۔ بہت سے اپنے آپ کو بڑا سمجھتے ہیں اس لئے وہ دوسروں سے نہیں ملتے۔ اور بہت سے لوگ اپنے آپ کو چھوٹا سمجھتے ہیں اور اس اپنی کمزوری کی وجہ سے وہ ان لوگوں سے نہیں ملتے جن کو وہ معزّز سمجھتے ہیں۔ لیکن اگر ہم نے خدا تعالیٰ کے لئے کام کرنا ہے تو پھر چھوٹوں اور بڑوں کا خیال نہیں کرنا چاہئے۔

انبیاء کی جماعتوں میں کمزور بھی ہوتے ہیں' منافق بھی ہوتے ہیں اور اگر ہم کسی دینی کام میں منافقوں کی وجہ سے پیچھے ہٹتے ہیں تو ہم منافقت کا بہانہ ڈھونڈتے ہیں۔ اس قسم کے بہانے ڈھونڈ کر ہمیں ایک دوسرے کی ہمدردی اور تبلیغ کے کام سے پیچھے نہیں ہٹنا چاہئے۔ سب مومن آپس میں بھائی ہیں اس لئے ضروری ہے کہ امداد اور تعاون کیا جائے۔ امیروں کو خیال رکھنا چاہئے کہ غریب ہمارے بھائی ہیں اور غریب اس بات کو مدنظر رکھیں کہ جس نے زیادہ حصہ نہ لیا وہ اعلیٰ نہیں ہوتا۔ غریب یہ کہتے ہیں کہ امیر لوگ ہم کو ذلیل سمجھتے ہیں حالانکہ پہلے جب کوئی اپنے آپ کو ذلیل سمجھتا ہے تو تبھی یہ دوسروں کے متعلق یہ خیال کرتا ہے حالانکہ اپنے آپ کو ذلیل سمجھنا خود اپنے نفس کی کمزوری ہے اور یہ نفس کے بہانے ہیں۔

تبلیغ بہت بڑی چیز ہے۔ ہر شخص جماعت میں سے اگر یہ سمجھے کہ ہم ایک عرصہ میں دُگنے ہو جائیں گے تو میں نہیں سمجھ سکتا کہ ہم کیوں کامیاب نہ ہوں۔ باوجود کمزور ہونے کے خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارا رعب ہے۔ جو مصیبت آتی ہے لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ احمدیوں کی طاقت کی وجہ سے ہے۔ اور اسی کے متعلق نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ **نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ**[1] یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ لوگ اب تسلیم کرتے ہیں کہ احمدیوں کے پاس بڑی طاقت ہے۔ جو لوگ ڈرپوک تھے اور کہتے تھے کہ احمدیت سچی تو تھی مگر ہم لوگوں کے ڈر کی وجہ سے نہیں مانتے تھے اب ان میں طاقت پیدا ہو گئی ہے۔ اس سے فائدہ اٹھا کر اب کمزوروں کو جرأت دلانی چاہئے

اور انہیں بتانا چاہئے کہ اب تو ہم دنیا کے لئے بَلا بن گئے ہیں ہمارے اندر شامل ہونے سے اب ڈر کس بات کا ہے۔ اصل میں احمدیت کے لئے مسائل کی وجہ سے روک نہیں جتنی ڈر کی وجہ سے روک ہے مگر صداقت کے پھیلانے میں تمہارے لئے کوئی روک نہیں ہونی چاہئے۔ اپنے اندر اصلاح کی کوشش کرو اور دوسروں کی بھی اصلاح کی کوشش کرو۔ **لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ** [2] کے معنی یہ ہیں کہ غلط دعوے نہ کریں۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ نیکی نہ کریں۔ مکمل صحت کے بہت کم لوگ ہوتے ہیں لیکن یہ نہیں کہ لوگ ایک دوسرے کو صحت کے قیام کے لئے کہتے نہ ہوں۔ دورانِ سلوک میں کمزوریاں تو ہوتی ہی ہیں۔ تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ تبلیغ کو چھوڑ دیا جائے۔ ایسے عُذرات محض وہم اور نفس کے دھوکے ہیں۔

بہرحال جماعت کو یہ خیال رکھنا چاہئے کہ ہم نے دُگنا ہونا ہے۔ اگر ہم ارادہ کرکے کام شروع کر دیں تو دنیا احمدیت کے لئے تیار ہے' وگرنہ سُستی ہماری طرف سے ہی ہوتی ہے اور اس کی وجہ سے ہی کام میں کمی ہوتی ہے۔

(الفضل ۲۷۔ دسمبر ۱۹۳۱ء)

---

[1] **بخاری کتاب الصلوۃ باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم جعلت لی الارض مسجدا و طھورا**

[2] **الصف: ۳**